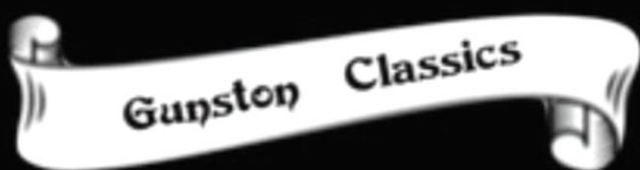


مصنف: اگاتھا کرسٹی  
مترجم: مظہر حسین



# THE ADVENTURE OF THE EGYPTIAN TOMB



# Agatha Christie

HERCULE POIROT  
Detective Extraordinaire

# اہرام مصر کا راز

ایک قدیم مقبرے کی دریافت کے بعد ایک جاسوس کو اس سرزمین پر چھپے خوفناک راز کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جہاں ماضی کی ارواح زندہ ہو کر انتقام لینے نکلتی ہیں۔ ہر قدم پر ایک نئی پراسرار موت اور خوف کا سایہ اسے سچ کی جانب دھکیلتا ہے

<https://www.facebook.com/share/g/17gVK6Xocf/>

میں ہمیشہ سمجھتا ہوں کہ میرے پورے کیریئر میں سب سے دلچسپ اور ڈرامائی واقعہ وہ تھا جب ہم نے مصر کے بادشاہ مین ہرر کے مقبرے کی دریافت کی اور اس کے بعد ہونے والی پراسرار اموات کی نشیث کی۔ ٹوٹنگ کے مقبرے کی دریافت کے بعد، لارڈ کارنارون، سر جان ویلارڈ، اور نیو یارک کے مسٹر بلیبنز نے قاہرہ کے قریب گیزہ شہر کے اہراموں کے علاقے میں کھدائی جاری رکھی اور اچانک قبروں کا ایک سلسلہ دریافت کیا۔ ان مقبروں کی

دریافت نے بہت زیادہ توجہ حاصل کی۔ ایک مقبرہ بادشاہ مین ہر را کا لگتا تھا، جو آٹھویں خاندان کے ان پراسرار بادشاہوں میں سے ایک تھا، جب قدیم مصر کی سلطنت زوال کی طرف بڑھ رہی تھی۔ اس دور کے بارے میں بہت کم معلومات تھیں، اور ان دریافتوں کی تفصیلات اخباروں میں شائع ہوئیں۔

اس کے فوراً بعد ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے عوام میں بڑی ہلچل مچائی۔ سر جان ویارڈ اچانک دل کے دورے سے انتقال کر گئے۔

اخباروں نے فوراً اس موقع پر فائدہ اٹھایا اور مصر کے خزانے سے جڑی ہوئی قدیم بد قسمتی کی کہانیاں دوبارہ زندہ کر دیں۔ برطانوی میوزیم میں رکھی گئی بد قسمت ممی کی کہانی، جو پہلے نظر انداز کی گئی تھی، پھر بھی اپنی مشہوری میں کامیاب ہوئی۔

پندرہ دن بعد، مسٹر بلیبنر شدید خون کے زہر کے باعث انتقال کر گئے، اور چند دن بعد ان کے بھتیجے نے نیویارک میں خود کو گولی مار لی۔ "مین ہر را کا بد شگون" اس وقت کی سب سے بڑی خبر بن گئی، اور مصر کی قدیم طاقت اور اس کے راز کو مزید پراسرار بنا دیا گیا۔

پھر پائرو کو لیڈی ویارڈ کی طرف سے ایک چھوٹا سا خط ملا، جو مرحوم "ماہر آثار قدیمہ" کی بیوی تھیں، جس میں انہوں نے پائرو سے کہا تھا کہ وہ کیننگٹن اسکوائر میں ان کے گھر آکر ملیں۔ میں ان کے ساتھ تھا۔

لیڈی ویارڈ ایک بلند قد اور پتلی خاتون تھیں، جو سوگ میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ ان کا چہرہ حالیہ غم کا غماز تھا۔

"آپ کا شکریہ کہ آپ اتنی جلدی آئے، مونسنیر پائرو۔"

"میں آپ کی خدمت کے لیے ہی ہوں، لیڈی ویارڈ۔ آپ مجھ سے کیا مشورہ چاہتی ہیں؟"

"آپ، جیسا کہ مجھے علم ہے، ایک جاسوس ہیں، مگر میں آپ سے صرف جاسوس کی حیثیت سے نہیں، بلکہ ایک شخص کے طور پر بات کرنا چاہتی ہوں۔ آپ ایک ایسے آدمی ہیں جن کے خیالات منفرد ہیں، اور آپ کا تجربہ دنیا سے مختلف ہے؛ مجھے بتائیں، مونستیر پارو، آپ کے خیال میں مافوق الفطرت کیا ہے؟"

پارو نے جواب دینے سے پہلے کچھ لمحے کے لیے سوچا۔ آخر کار انہوں نے کہا۔  
 "آئیے ہم ایک دوسرے کو غلط نہ سمجھیں، لیڈی ویارڈ۔ آپ جو سوال پوچھ رہی ہیں وہ صرف عمومی سوال نہیں ہے، بلکہ یہ ذاتی طور پر آپ کی زندگی سے جڑا ہوا ہے، کیا ایسا نہیں؟ آپ براہ راست اپنے مرحوم شوہر کی موت کی بات کر رہی ہیں؟"  
 "یہ بات درست ہے،" انہوں نے تسلیم کیا۔

"آپ چاہتی ہیں کہ میں آپ کے شوہر کی موت کی تفتیش کروں؟"

"میں چاہتی ہوں کہ آپ یہ معلوم کریں کہ جو کچھ اخباروں میں لکھا گیا ہے، وہ صرف افواہیں ہیں یا اس میں کچھ حقیقت بھی ہے؟ تین اموات، پارو—ہر ایک کو الگ سے سمجھایا جاسکتا ہے، لیکن اگر ان تینوں کو ملا کر دیکھا جائے تو یہ ایک عجیب اتفاق معلوم ہوتا ہے، اور یہ سب مقبرہ کھولنے کے ایک ماہ کے اندر ہوا! یہ محض بد شگونی ہو سکتی ہے، یا شاید یہ ماضی کی کوئی طاقتور بد دعا ہو جو ابھی تک اثر کر رہی ہو۔ حقیقت یہ ہے—تین اموات! اور مجھے ڈر ہے، پارو، خوفناک ڈر۔ شاید یہ سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا۔"

"آپ کس بات سے خوفزدہ ہیں؟"

"میرے بیٹے کے لیے۔ جب میرے شوہر کی موت کی خبر آئی تو میں بیمار تھی۔ میرا بیٹا، جو ابھی آکسفورڈ سے واپس آیا تھا، وہاں گیا۔ اور لاش کو گھر لے آیا، مگر اب وہ پھر سے وہاں چلا گیا ہے، میرے دعاؤں اور منتوں کے باوجود۔ وہ اس کام میں اتنا

مشغول ہو چکا ہے کہ وہ اپنے والد کی جگہ کام کرنے اور کھدائی کا کام جاری رکھنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ آپ مجھے ایک بے وقوف اور آسانی سے یقین کرنے والی خاتون سمجھ سکتے ہیں، مگر پارو، مجھے ڈر ہے۔ فرض کریں کہ مردہ بادشاہ کی روح ابھی تک سکون میں نہیں آئی؟ شاید آپ کو میری باتیں بے کار لگیں۔"

"نہیں، بالکل نہیں، لیڈی ویارڈ،" پارو نے فوراً کہا۔ "میں بھی بد شگون کی طاقت پر یقین رکھتا ہوں، یہ دنیا کی سب سے بڑی طاقتوں میں سے ایک ہے جس کا ہم نے کبھی مشاہدہ کیا۔"

میں نے انہیں حیرت سے دیکھا۔ مجھے کبھی یہ گمان نہیں تھا کہ پارو بد شگون پر یقین رکھتے ہوں گے۔ لیکن ان کا سنجیدہ انداز ظاہر کر رہا تھا کہ وہ اس بات کو سنجیدگی سے لے رہے ہیں۔

"جو آپ دراصل چاہتی ہیں وہ یہ ہے کہ میں آپ کے بیٹے کی حفاظت کروں؟ میں پوری کوشش کروں گا کہ اسے کسی قسم کے نقصان سے بچاؤں۔"

"ہاں، معمول کے طور پر، لیکن مافوق الفطرت اثرات کے خلاف؟"

لیڈی ویارڈ، "قرون وسطیٰ کی کتابوں میں آپ کو سیاہ جادو کا مقابلہ کرنے کے کئی طریقے ملیں گے۔ شاید وہ لوگ جدید سائنس کے دعوؤں کے باوجود ہم سے زیادہ جانتے تھے۔ اب ہمیں حقیقتوں کی طرف آنا چاہیے تاکہ میں صحیح رہنمائی حاصل کر سکوں۔ آپ کے شوہر ہمیشہ ایک تجربہ کار مصریات کے ماہر تھے، کیا نہیں؟"

"ہاں، بچپن سے ہی۔ وہ اس موضوع پر زندہ سب سے بڑے ماہرین میں سے ایک تھے۔"

"لیکن، میں سمجھتا ہوں آپ کے شوہر کے ساتھی مسٹر بلیبنز، زیادہ تر شوقیہ قسم کے تھے؟"

"ہاں، بالکل۔ وہ ایک بہت امیر آدمی تھے جو ہر دلچسپی والے موضوع میں حصہ لیتے تھے۔ میرے شوہر نے انہیں مصر شناسی میں دلچسپی دلائی، اور یہ اس کا پیسہ ہی تھا جس نے مہم کے مالی اخراجات کو آسان بنایا۔"

"اور بھتیجے کے بارے میں؟ آپ کو اس کی پسند کے بارے میں کیا معلوم ہے؟ کیا وہ اس گروپ میں شامل تھا؟"

"مجھے نہیں لگتا۔ دراصل، میں نے اس کی موجودگی کے بارے میں کبھی نہیں سنا تھا جب تک کہ اخبار میں اس کی موت کی خبر نہیں آئی۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ اور مسٹر بلیبنر بہت قریب ہوں گے۔ انہوں نے کبھی بھی کسی رشتہ داری کا ذکر نہیں کیا۔"

"پارٹی کے دیگر ارکان کون ہیں؟"

"اچھا، ڈاکٹر ٹاس ویل، برطانوی میوزیم سے وابستہ ایک چھوٹے افسر؛ نیویارک کے میٹروپولیٹن میوزیم کے مسٹر شانیڈر؛ ایک نوجوان امریکی سکریٹری؛ ڈاکٹر ایمنز، جو اپنے پیشہ ورانہ کردار میں مہم میں شامل ہیں؛ اور حسن، میرے شوہر کا وفادار مقامی نوکر۔"

"کیا آپ کو امریکی سکریٹری کا نام یاد ہے؟"

"ہارپر، شاید، لیکن میں یقین سے نہیں کہہ سکتی۔ مجھے اتنا یاد ہے کہ وہ مسٹر بلیبنر کے ساتھ زیادہ عرصہ نہیں رہا تھا۔ وہ بہت خوش مزاج نوجوان تھا۔"

"شکریہ، لیڈی ویلارڈ۔"

"اگر کچھ اور ہو تو۔"

"اس وقت کے لیے کچھ نہیں۔ اسے میرے سپرد کر دیں، اور یقین رکھیں کہ میں آپ کے بیٹے کی حفاظت کے لیے جو کچھ ممکن ہو وہ کروں گا۔"

یہ الفاظ مکمل طور پر تسلی بخش نہیں تھے، اور میں نے دیکھا کہ لیڈی ولیارڈان الفاظ کو سنتے ہوئے تھوڑی سی مایوسی محسوس کر رہی تھیں۔ پھر بھی، اس وقت یہ بات واضح تھی کہ پارو نے ان کے خوف کا مذاق نہیں اڑایا، جو خود ایک تسلی کی بات تھی۔

جہاں تک میرا تعلق ہے، میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ پارو کی شخصیت میں اتنی گہری بد شگونی کی رگ ہوگی۔ جب ہم واپس جا رہے تھے تو میں نے اس موضوع پر ان سے بات کی۔ ان کا انداز سنجیدہ اور پُر عزم تھا۔

"لیکن ہیسننگز، ہاں، میں ان باتوں پر یقین رکھتا ہوں۔ آپ کو بد شگونی کی طاقت کو کم نہیں سمجھنا چاہیے۔"

"ہم اس کا کیا کریں گے؟"

"ہمیشہ کام کی بات کریں، اچھے ہیسننگز! خیر، سب سے پہلے ہم نیویارک کو ٹیلی گرام بھیجیں گے تاکہ نوجوان مسٹر بلیبنز کی موت کی مزید تفصیلات حاصل کر سکیں۔" اس نے صحیح طور پر ٹیلی گرام بھیج دی۔ جواب بھی مکمل اور واضح آگیا تھا۔ نوجوان روپرٹ بلیبنز کئی سالوں سے مالی مشکلات کا شکار تھا۔ وہ کئی جنوبی سمندری جزائر میں ساحل پر رہ کر چیزیں جمع کرتا رہا تھا اور اپنے خاندان سے پیسے بھیجنے والا بھی تھا۔ لیکن دو سال پہلے وہ نیویارک واپس آیا تھا، جہاں اس کی حالت تیزی سے بگڑ گئی۔

میرے خیال میں سب سے اہم بات یہ تھی کہ وہ حال ہی میں اتنا پیسہ ادھار لے چکا تھا کہ وہ مصر جا سکے۔ "اس کے پاس وہاں ایک اچھا دوست ہے جن سے یہ قرض لے سکتا ہے،" اس نے کہا تھا۔ تاہم، مصر میں اس کے منصوبے ناکام ہو گئے۔

وہ اپنے بد ذات چچا کو کوستے ہوئے نیویارک واپس آیا، جو مردہ اور ماضی کے بادشاہوں کی ہڈیوں سے زیادہ اپنے گوشت اور خون کو اہمیت دیتا تھا۔ یہی وہ وقت تھا جب سر جان ولیارڈ کی موت ہوئی۔ روپرٹ بلیبنز نیویارک واپس آ کر ایک بار پھر اپنے بگڑے ہوئے طرز زندگی میں غرق ہو گیا، اور پھر اچانک، اس نے خودکشی کر

لی، اور ایک خط چھوڑا جس میں کچھ عجیب و غریب جملے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ یہ خط اچانک پچھتاوے کی حالت میں لکھا گیا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو کوڑھی اور منحرف قرار دیا، اور خط کا اختتام اس بات پر ہوا کہ اس جیسے لوگوں کا جینا بہتر نہیں تھا۔

میرے دماغ میں ایک دھندلا سا خیال آیا۔ میں کبھی بھی اس بات پر یقین نہیں کرتا تھا کہ مردہ مصری بادشاہ کے انتقام کی کوئی حقیقت ہو سکتی ہے۔ لیکن اب مجھے کچھ اور نظر آ رہا تھا۔ فرض کریں کہ اس نوجوان نے اپنے چچا کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا — شاید زہر کے ذریعے۔ لیکن غلطی سے، سرجان ویلارڈوہ زہر پی لیتے ہیں۔ پھر نوجوان نیویارک واپس آ جاتا ہے، اپنے جرم سے پریشان ہوتا ہے، اور جب اسے چچا کی موت کی خبر ملتی ہے، تو اسے احساس ہوتا ہے کہ اس کا جرم کتنا بے معنی تھا، اور پچھتاوے میں مبتلا ہو کر وہ خودکشی کر لیتا ہے۔

میں نے اپنی سوچ پاترو کے سامنے رکھی۔ وہ دلچسپی سے سن رہے تھے۔  
"جو آپ نے سوچا ہے، وہ بہت چالبا ز ہے — یہ ممکن ہے۔ لیکن آپ نے مقبرے کے مہلک اثرات کو نظر انداز کیا ہے۔"

میں نے اپنے کندھے اُچکائے۔

"آپ اب بھی سمجھتے ہیں کہ اس کا اس سے کچھ تعلق ہے؟"

"میرے دوست، بہت زیادہ، ہم کل مصر جا رہے ہیں۔"

"کیا؟" میں حیرت زدہ ہو کر بولا۔

"میں نے یہی کہا۔" پاترو کے چہرے پر ایک مسکراہٹ پھیل گئی۔ پھر اس نے افسوس کے ساتھ کہا، "لیکن اوہ، ریگستان! وہ نفرت انگیز ریگستان!"

ایک ہفتے بعد، ہمارے قدموں کے نیچے صحراء کی سنہری ریت بچھ گئی تھی۔ تیز دھوپ اوپر سے برس رہی تھی۔ پاترو، جو بے حد پریشان لگ رہے تھے، میرے



ساتھ سست قدموں سے چل رہے تھے۔ وہ چھوٹا سا آدمی سفر کا اچھا عادی نہیں تھا۔ مارسیلز سے ہمارے چار دن کا سفر اس کے لیے ایک طویل اذیت تھا۔ وہ الیگزینڈریا میں تھوڑی دیر آرام کے لیے رکے، لیکن ان کی معمول کی رونق بھی غائب ہو گئی تھی۔ ہم قاہرہ پہنچے اور فوراً اینا ہاؤس ہوٹل کی طرف روانہ ہو گئے، جو اہراموں کے سائے میں واقع تھا۔

مصر کے جادو نے مجھے اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔ لیکن پاترو کا معاملہ کچھ اور تھا۔ وہ لندن کی طرح بالکل ویسے ہی کپڑے پہنے ہوئے تھا اور اپنی جیب میں ایک چھوٹا سا کپڑے کا برش رکھے ہوئے تھا، جس سے وہ اپنے سیاہ لباس پر جے ہوئے مٹی کے ذرات سے مسلسل لڑ رہا تھا۔

"اوہ، میرے جوتے!" وہ بیزاری سے چلائے۔ "انہیں دیکھو، ہیسٹنگز۔ میرے جوتے، وہ چمکدار اور صاف چمڑے کے، جو ہمیشہ اتنے چمکدار اور سمارٹ ہوتے ہیں۔ دیکھو، ریت ان کے اندر بھی ہے، جو درد کا باعث ہے، اور باہر بھی ہے، جو آنکھوں کی تکلیف کا سبب بنتا ہے۔ اور گرمی! اس سے میرے مونچھوں کی حالت بھی بگڑ جاتی ہے۔ بگڑ جاتی ہیں!"

"ابوالہول مجسمہ کو دیکھو" میں نے کہا۔ "مجھے بھی اس کی پراسرار ریت اور کشش کا احساس ہو رہا ہے۔"

پاترو نے اس کی طرف ناراضگی سے دیکھا۔  
 "اس کا کوئی خوشگوار تاثر نہیں ہے،" اس نے کہا۔ "کیسے ہو سکتا ہے، آدھا ریت میں دبا ہوا، اس بے ترتیبی سے۔ آہ، یہ نقصان دہ ریت!"

"اب دیکھو، اب، بیلیم میں بھی تو بہت ریت ہے،" میں نے اُسے یاد دلایا، جب مجھے "ایلس ڈونز ایمپیکا بلس" کی چھٹی یاد آئی جو ہم نے ساتھ میں گزاری تھی، جیسا کہ گائیڈ بک میں لکھا تھا۔

"برسلز میں نہیں،" پاترو نے کہا، اس نے اہراموں کو غور سے دیکھا۔ "یہ سچ ہے کہ وہ کم از کم ایک ٹھوس اور جیومیٹرک شکل کے ہیں، مگر ان کی سطح بہت ناہموار ہے، جو بالکل پسند نہیں آئی۔ اور کھجور کے درخت مجھے پسند نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ان کو قطاروں میں نہیں لگاتے!"

میں نے اس کی شکایتیں ختم کرتے ہوئے تجویز دی کہ ہمیں کمپ کے لیے روانہ ہو جانا چاہیے۔ ہمیں اونٹوں پر وہاں جانا تھا، اور وہ جانور صبر سے کھٹنے ٹیکے بیٹھے ہوئے ہمارے سوار ہونے کا انتظار کر رہے تھے، جن کی نگرانی خوبصورت لڑکوں کی ایک ٹیم کر رہی تھی، جن کی قیادت ایک باتونی مترجم کر رہا تھا۔

میں پاترو کو اونٹ پر سوار دیکھ کر گزر گیا۔ وہ آہ و فغاں سے شروع ہوا، اور آخر کار چیخوں، ہاتھوں کے اشاروں، اور کنواری مریم اور کیلنڈر کی تمام سنتوں کو پکارنے کے ساتھ اختتام ہوا۔ آخر کار، وہ شرمندگی کے ساتھ نیچے اتر آیا اور باقی سفر ایک چھوٹے سے گدھے پر مکمل کیا۔ مجھے یہ تسلیم کرنا پڑا کہ ایک تیز چلتا ہوا اونٹ کسی غیر تجربہ کار شخص کے لیے مذاق نہیں ہوتا۔ میں کئی دنوں تک اکڑ کر چلتا رہا۔

آخر کار ہم کھدائی کے مقام کے قریب پہنچے۔ ایک سنہری رنگت والا آدمی، جس کے سفید کپڑے اور گرے رنگ کی داڑھی تھی، ہیلٹ پہنا ہوا تھا، ہمارے استقبال کے لیے آیا۔

"مونسٹیر پائرو اور کیپٹن ہیسننگز؟ ہم نے آپ کا ٹیلی گرام وصول کیا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ قاہرہ میں آپ کا استقبال کرنے کے لیے کوئی نہیں تھا۔ ایک غیر متوقع واقعہ پیش آیا جس نے ہمارے تمام منصوبوں کو بگاڑ دیا۔"

پائرو کا رنگ اُتر گیا۔ اس کا ہاتھ جو کپڑے کے برش کی طرف بڑھاتا تھا، رک گیا۔

"کیا ایک اور موت؟" اس نے آہستہ سے کہا۔

"ہاں۔"

"سرگامی ویلارڈ؟" میں نے حیرانی سے کہا۔

"نہیں، کیپٹن ہیسننگز۔ میرے امریکی ساتھی، مسٹر شنائیڈر۔"

"اور وجہ؟" پائرو نے سوال کیا۔

"کلیجے کی سوزش۔"

میں خوف سے سفید پڑ گیا۔ مجھے لگا جیسے میرے ارد گرد ایک بدبودار، خطرناک ماحول کا احساس ہو رہا ہو۔ ایک خوفناک خیال میرے دماغ میں آیا—فرض کریں اگلا میں ہوں؟

"میرے خدا،" پائرو نے ہلکی آواز میں کہا، "مجھے یہ سمجھ نہیں آتا۔ یہ بہت ہی خوفناک ہے۔ بتائیے،

پائرو، کیا اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ کلیجے کی سوزش ہی تھا؟"

"مجھے یقین نہیں ہے۔ لیکن ڈاکٹر ایمنز آپ کو اس کے بارے میں مجھ سے زیادہ بتا سکیں گے۔"

"آہ، بالکل، آپ ڈاکٹر نہیں ہیں۔"

"میرا نام ٹاس ویل ہے۔"

تو پھر یہ وہ برطانوی ماہر تھا جس کا ذکر لیڈی ویارڈ نے برطانوی میوزیم کے ایک معمولی افسر کے طور پر کیا تھا۔ اس میں کچھ سنجیدگی اور ثابت قدمی تھی جو مجھے متاثر کر گئی۔

"اگر آپ میرے ساتھ آئیں،" ڈاکٹر ٹاس ویل نے کہا، "میں آپ کو سرگانی ویارڈ کے پاس لے چلوں گا۔ وہ چاہتے ہیں کہ آپ کے آتے ہی انہیں فوراً آگاہ کر دیا جائے۔"

ہمیں کیمپ کے دوسرے حصے میں ایک بڑے خیمے میں لے جایا گیا۔ ڈاکٹر ٹاس ویل نے خیمے کا پردہ اٹھایا اور ہم اندر داخل ہوئے۔ اندر تین مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر ٹاس ویل نے کہا۔ "سرگانی ویارڈ،" مونسیر پارو اور کیپٹن ہیٹنگز آگئے ہیں،

ان تینوں میں سب سے کم عمر شخص اٹھ کھڑا ہوا اور ہماری طرف بڑھا۔ اس کے انداز میں ایک جوش تھا جو مجھے اس کی ماں کی یاد دلاتا تھا۔ وہ باقی لوگوں کے مقابلے میں زیادہ سنہری رنگ کا نہیں تھا، اور اس کی آنکھوں کے ارد گرد کی پڑمردگی نے اسے اس کی عمر سے زیادہ بوڑھا کر دیا۔ وہ واضح طور پر ذہنی دباؤ کا شکار تھا۔

اس نے اپنے دو ساتھیوں کا تعارف کرایا۔ ڈاکٹر ایمنز، جو ایک قابل نظر آنے والے تیس سالہ مرد تھے، جن کے ماتھے پر سفید جھلکیاں تھیں، اور مسٹر ہارپر، سکریٹری، ایک خوش مزاج، پتلے نوجوان تھے جنہوں نے سینے پر موٹے سیاہ فریم والی عینک لگا رکھی تھیں۔

چند منٹ کی معمولی گفتگو کے بعد مسٹر ہارپر باہر چلے گئے، اور ڈاکٹر ٹاس ویل بھی ان کے پیچھے چلے گئے۔ ہم سرگانی ویارڈ اور ڈاکٹر ایمنز کے ساتھ اکیلے رہ گئے۔

"جو سوال آپ پوچھنا چاہیں، مونسئیر پائرو، بلا جھجھک پوچھیں، "سرگائی ولیارڈ نے کہا۔ "ہم اس عجیب سلسلے کی آفات پر بالکل حیران ہیں، لیکن یہ — یہ کچھ نہیں ہو سکتا سوائے اتفاق کے۔"

اس کے انداز میں ایک قسم کی بے چینی تھی جو اس کے الفاظ کے برعکس محسوس ہو رہی تھی۔

میں نے دیکھا کہ پائرو اسے غور سے دیکھ رہے ہیں۔

"کیا آپ کا دل واقعی اس کام میں لگا ہوا ہے، سرگائی ولیارڈ؟"

"بالکل۔ چاہے کچھ بھی ہو، یا جو کچھ بھی نکل کر سامنے آئے، کام جاری رہے گا۔ یہ بات ذہن میں رکھیں۔"

پائرو نے فوراً دوسرے پر سوال کیا۔

"اور آپ کا کیا خیال ہے، ڈاکٹر ایمنز؟"

"ٹھیک ہے، "ڈاکٹر نے آہستہ سے کہا، "میں چھوڑنے والوں میں سے نہیں ہوں۔" پائرو نے اپنے مخصوص انداز میں چہرے پر زوردار تاثرات دیے۔

"پھر، بلاشبہ، ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں۔ مسٹر شنائیڈر کی موت کب ہوئی؟"

"تین دن پہلے۔"

"آپ کو یقین ہے کہ یہ کلجے کی سوزش ہی تھا؟"

"بالکل یقین ہے۔"

"کیا یہ خطرناک زہر کے اثرات نہیں ہو سکتے تھے، مثال کے طور پر؟"

"نہیں، پائرو، میں سمجھ رہا ہوں آپ کہاں جا رہے ہیں۔ لیکن یہ بالکل واضح کیس تھا کلجے کی سوزش کا۔"

"کیا آپ نے اینٹی سیرم دوا کا استعمال نہیں کیا تھا؟"  
 "یقیناً ہم نے لگایا تھا،" ڈاکٹر نے خشک لہجے میں کہا۔ "جو کچھ بھی ممکن تھا، ہم نے  
 آزمایا۔"

"کیا آپ کے پاس اینٹی سیرم تھا؟"  
 "نہیں۔ ہم نے یہ قاہرہ سے منگوایا تھا۔"  
 "کیا ٹیمپ میں کلچر کی سوزش کے اور کوئی کیس ہوئے ہیں؟"  
 "نہیں، ایک بھی نہیں۔"

"کیا آپ یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ مسٹر بلیبنز کی موت کلچر کی سوزش کی وجہ سے  
 نہیں ہوئی تھی؟"

"بالکل مکمل طور پر یقین ہے۔ اس کی انگلی کے انگوٹھے پر خراش آئی تھی جو زہر  
 سے متاثر ہوئی، اور خونی زہر پھیل گیا۔ یہ ایک عام آدمی کے لیے بالکل ایک جیسا لگتا  
 ہے، لیکن دونوں چیزیں بالکل مختلف ہیں۔"

"پھر ہمارے پاس چار اموات ہیں — تمام مکمل طور پر مختلف، ایک دل کی  
 ناکامی، ایک خون کا زہر، ایک خودکشی اور ایک کلچر کی سوزش۔"  
 "بالکل، پائرو۔"

"کیا آپ کو یقین ہے کہ ان چاروں کو آپس میں جوڑنے والی کوئی بات نہیں ہے؟"  
 "میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا۔"

"میں آپ کو صاف صاف بتاتا ہوں۔ کیا ان چاروں میں سے کسی نے ایسا کوئی  
 عمل کیا تھا جو بادشاہ مین ہر راکہ کی روح کے لیے بے احترامی کا اظہار کرتا ہو؟" ڈاکٹر  
 ایمنز نے پائرو کو حیرت سے دیکھا۔

"آپ فضول باتیں کر رہے ہیں، پائرو۔ یقیناً آپ اتنی بے وقوف باتوں میں مبتلا نہیں ہونے؟"

"بالکل فضول باتیں،" سرگائی ویلارڈ نے غصے میں کہا۔

پائرو بالکل سکون سے، اپنی سبز ہلی کی آنکھوں سے ہلکا سا جھپک کر، خاموش رہا۔  
"تو کیا آپ یقین نہیں رکھتے، ڈاکٹر ایمنز؟"

"نہیں، جناب، مجھے یقین نہیں ہے،" ڈاکٹر نے پورے اطمینان سے کہا۔ "میں ایک سائنسی آدمی ہوں، اور صرف وہی مانتا ہوں جو سائنس سکھاتی ہے۔"

"تو کیا قدیم مصر میں سائنس نہیں تھی؟" پائرو نے نرم آواز میں سوال کیا۔ اس نے جواب کا انتظار نہیں کیا، اور درحقیقت ڈاکٹر ایمنز لمحے کے لیے کچھ متذبذب دکھائی دیے۔ "نہیں، نہیں، مجھے جواب مت دیں، بلکہ یہ بتائیں۔ مقامی مزدوروں کا کیا خیال ہے اس بارے میں؟"

ڈاکٹر ایمنز نے کہا، "میرے خیال میں،" جہاں سفید قام لوگ اپنا دماغ کھودیتے ہیں، وہاں مقامی لوگ پیچھے نہیں رہیں گے۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ وہ کچھ خوفزدہ ہو گئے ہیں—لیکن انہیں خوفزدہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔"

"مجھے شک ہے،" پائرو نے بے پرواہ انداز میں کہا۔

سرگائی ویلارڈ آگے جھک کر بولا۔ "یقیناً، آپ یہ نہیں مان سکتے—آہ، یہ بات بے وقوفی ہے! اگر آپ ایسا سوچتے ہیں تو آپ کو قدیم مصر کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔"

جواب میں، پائرو نے اپنی جیب سے ایک کتاب نکالی—ایک قدیم اور بوسیدہ جلد۔ جیسے ہی اس نے وہ کتاب باہر نکالی، میں نے اس کا عنوان دیکھا، "مصر و

کھدائیوں کا جادو"۔ پھر، اچانک مڑتے ہوئے، وہ خمیے سے باہر نکل گیا۔ ڈاکٹر ایمنز نے مجھے حیرت سے دیکھا۔

"اس کا کیا چھوٹا سا خیال ہے؟"

پارو کا وہ جملہ اتنا جانا پہچانا تھا کہ دوسرے کے منہ سے سن کر میں مسکرا دیا۔  
"مجھے بالکل نہیں پتہ،" میں نے کہا۔ "مجھے لگتا ہے کہ وہ بری روحوں کو نکالنے کا کوئی طریقہ اپنانا چاہتا ہے۔"

میں پارو کو تلاش کرتے ہوئے نکلا، اور اسے وہ لمبا نوجوان، جو مرحوم مسٹر بلیبنز کا سکریٹری تھا، اس سے بات کرتے ہوئے پایا۔

مسٹر ہارپر کہہ رہا تھا، "نہیں" میں صرف چھ مہینے سے اس مہم میں ہوں۔ ہاں، میں مسٹر بلیبنز کے کاموں سے اچھی طرح واقف تھا۔

"کیا آپ مجھے اس کے بھتیجے کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہیں؟"

"وہ ایک دن یہاں آیا، کچھ خاص نہیں تھا۔ میں نے اسے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، لیکن کچھ دوسرے لوگ ملے تھے — مجھے لگتا ہے، ایمنز، اور شائیدر نے۔ بوڑھا بلیبنز اپنے بھتیجے کو دیکھ کر خوش نہیں تھا۔ وہ فوراً لڑ پڑے، گالیاں دینے لگے۔ ایک پیسہ بھی نہیں، 'بوڑھے نے چیخ کر کہا۔ 'نہ اب، نہ جب میں مر جاؤں گا۔"

میں اپنی دولت اپنے کام کے لیے چھوڑوں گا۔ میں نے آج مسٹر شائیدر سے اس بارے میں بات کی ہے۔ 'اور پھر کچھ اسی طرح کی باتیں۔ نوجوان روپرٹ بلیبنز فوراً قاہرہ روانہ ہو گیا۔"

"کیا وہ اس وقت بالکل صحت مند تھا؟"

"بوڑھا آدمی؟"

"نہیں، نوجوان روپرٹ بلیبنز۔"



"مجھے لگتا ہے کہ اس نے کچھ کہا تھا کہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ مسئلہ ہے۔ لیکن یہ کوئی سنگین بات نہیں ہو سکتی تھی، ورنہ مجھے یاد رہتا۔"

"ایک اور بات، کیا مسٹر بلیبنر نے وصیت کی تھی؟"

"جتنا ہم جانتے ہیں، نہیں۔"

"کیا آپ اس مہم میں ساتھ رہیں گے، مسٹر ہارپر؟"

"نہیں سر، میں نہیں رہوں گا۔ جیسے ہی یہاں کے کام نمٹا لوں گا، میں نیویارک جا رہا ہوں۔"

آپ چاہیں تو ہنس سکتے ہیں، لیکن میں نہیں چاہتا کہ میں اس لعنتی بادشاہ مین ہررا کا اگلا شکار بنوں۔ وہ مجھے پکڑ لے گا اگر میں یہاں رکا۔"

نوجوان نے اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھا۔

پارو نے مڑ کر ایک خاص مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "یاد رکھیں، اس نے نیویارک میں اپنے ایک شکار کو حاصل کیا۔"

"اوہ، جہنم میں جائے!" مسٹر ہارپر نے زور سے کہا۔

"یہ نوجوان بہت خوفزدہ ہے،" پارو نے غور سے کہا۔ "وہ بالکل کنارے پر ہے، لیکن ابھی تک وہ بالکل باہر نہیں آیا۔"

میں نے تجسس سے پارو کی طرف دیکھا، لیکن اس کی پراسرار مسکراہٹ نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔ ہم سرگامی ویارڈ اور ڈاکٹر ٹاس ویل کے ساتھ کھدائی کے مقام پر گئے۔ اہم دریافتیں قاہرہ بھیج دی گئی تھیں، لیکن مقبرے کا کچھ سامان بہت دلچسپ تھا۔ نوجوان بارونی کا جوش واضح تھا، لیکن مجھے ایسا لگا کہ میں نے اس کے انداز میں ہلکا سا خوف محسوس کیا، جیسے وہ ماحول میں موجود خطرے کے احساس سے بچ نہیں پا رہا تھا۔

جب ہم اس خیمے میں داخل ہوئے جو ہمیں آرام کے لیے دیا گیا تھا، شام کے کھانے سے پہلے ہاتھ منہ دھونے کے لیے، ایک قد آور، سیاہ رنگت والا شخص سفید لباس میں ایک طرف کھڑا تھا، ہمیں گزرنے کے لیے جگہ دیتے ہوئے ایک شائستہ اشارے کے ساتھ اور عربی میں آہستہ سے سلام کرتے ہوئے۔

پائرو کا۔

"آپ حسن ہیں، جو مرحوم سرجان ویارڈ کے نوکر تھے؟"

"ہاں، میں نے اپنے آقا سرجان کی خدمت کی، اب میں ان کے بیٹے کی خدمت کر رہا ہوں۔" وہ ہم سے قریب آیا اور آواز آہستہ کر لی۔ "آپ کو دانشمند کہا جاتا ہے، جو بری روحوں سے نمٹنے میں ماہر ہیں۔ نوجوان آقا کو یہاں سے روانہ ہونے دیں۔ ہمارے ارد گرد کی فضا میں کچھ برا ہے۔"

اور بغیر کوئی جواب دیے اس نے زور سے اشارہ کیا اور چلا گیا۔

"ہوا میں برائی ہے،" پائرو نے آہستہ سے کہا۔ "ہاں، مجھے بھی کچھ ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے۔"

ہمارا کھانا خاص خوشگوار نہیں تھا۔ ڈاکٹر ٹاس ویل نے پوری محفل پر قبضہ کیا، جو مصری آثار قدیمہ کے بارے میں تفصیل سے بات کر رہا تھا۔ جب ہم آرام کے لیے لیٹنے والے تھے، تو سرگانی ویارڈ نے پائرو کو بازو سے پکڑ کر ایک طرف لے جا کر اشارہ کیا۔ خیموں کے درمیان ایک دھندلا سایہ حرکت کر رہا تھا۔ یہ انسان نہیں تھا۔ میں نے واضح طور پر وہ کتابت والا وجود پہچانا جو میں نے مقبرے کی دیواروں پر دیکھا تھا۔

میرے جسم میں ایک سنسنی دوڑ گئی۔

"میرے خدا! پاترو نے آہستہ سے کہا، اور صلیب کی علامت بناتے ہوئے،  
"کتے کے سروالا انسان، جو روحوں کا خدا ہے۔"  
"کسی نے ہمیں دھوکہ دیا ہے،" ڈاکٹر ٹاس ویل نے غصے سے کھڑے ہوتے  
ہوئے کہا۔

سرگافی ویلارڈ نے کہا، ہارپر تمہارے خیمے میں گیا، اس کا چہرہ خوف سے سفید تھا۔  
"نہیں،" پاترو نے سر ہلاتے ہوئے کہا، "یہ ڈاکٹر ایمنز کے خیمے میں گیا تھا۔"  
ڈاکٹر ایمنز نے اسے بے یقینی سے دیکھا، پھر ڈاکٹر ٹاس ویل کے الفاظ دہراتے  
ہوئے بولا۔ "کسی نے ہمیں دھوکہ دیا ہے۔ آؤ، ہم فوراً اس شخص کو پکڑیں گے۔"  
وہ جوش میں اس دھندلے سائے کا پیچھا کرنے دوڑا۔ میں بھی اس کے پیچھے دوڑا،  
لیکن جتنی دیر ہم نے تلاش کیا، ہمیں اس راستے پر کوئی زندہ شخص نہیں ملا۔ ہم ذہنی  
طور پر پریشان واپس آئے اور پاترو کو اپنے خیمے کے ارد گرد مختلف نقشے اور تحریریں  
کھینچتے ہوئے پایا۔ میں نے کئی بار پانچ نکاتی ستارے یا پنجہ کے نشان کو دہراتے  
ہوئے دیکھا۔ جیسے کہ وہ ہمیشہ کرتا تھا، پاترو اس دوران جادوگری اور جادو کے  
بارے میں ایک مختصر لیکچر دے رہا تھا، سفید جادو اور سیاہ جادو کے فرق کے بارے  
میں، اور ساتھ ہی "کا" اور کتاب مردگان کا حوالہ بھی دے رہا تھا۔

یہ ڈاکٹر ٹاس ویل کو واضح طور پر غصہ دلا رہا تھا، جو مجھے ایک طرف لے جا کر، غصے  
سے بیزاری ظاہر کرتے ہوئے بولا۔ "یہ سب بے وقوفی ہے، سر،" اس نے غصے  
سے کہا۔ "بلکل خالص بے وقوفی۔ یہ آدمی ایک دھوکہ دہی کرنے والا ہے۔ اسے  
وسطی دور کی مشکلات اور قدیم مصر کے عقائد میں کوئی فرق نہیں پتا۔ میں نے کبھی  
اتنی جاہلیت اور بے وقوفی نہیں سنی۔"

میں نے جوش سے بھرے ہوئے ماہر کو پرسکون کرنے کی کوشش کی اور پھر پاترو  
کے پاس جا کر خیمے میں بیٹھا۔ میرا چھوٹا دوست خوش ہو رہا تھا۔

"اب ہم سکون سے سو سکتے ہیں،" اس نے خوش ہو کر کہا۔ "اور مجھے نیند کی بہت ضرورت ہے۔ میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔ آہ، ایک اچھا سا جڑی بوٹی کا قہوہ، کتنے مزے کا لگے!"

جیسے دعا کا جواب مل گیا ہو، خمیے کا پردہ اٹھا اور حسن اندر آیا، ہاتھ میں ایک بھاپ اڑتی ہوئی پیالی لے کر جو اس نے پائرو کو پیش کی۔ یہ کیمومائل چائے تھی، جو پائرو کو بہت پسند ہے۔ حسن کا شکریہ ادا کرنے کے بعد اور میرے لیے مزید ایک کپ کا انکار کرنے کے بعد، ہم دوبارہ اکیلے ہو گئے۔ میں خمیے کے دروازے پر کچھ دیر کے لیے کھڑا رہا، صحرا کی طرف دیکھتے ہوئے۔

"کیا عجیب جگہ ہے،" میں نے بلند آواز میں کہا، "اور کیا شاندار کام ہو رہا ہے۔ میں اس کی کشش کو محسوس کر رہا ہوں۔ یہ صحرائی زندگی، یہ غائب ہوئی تہذیب کا دل دیکھنا۔ یقیناً، پائرو، آپ کو بھی اس کی دلکشی کا احساس ہو رہا ہوگا؟"

مجھے کوئی جواب نہ ملا، اور میں تھوڑا پریشان ہو کر مڑ کر دیکھا۔ میری پریشانی فوراً تشویش میں بدل گئی۔ پائرو بستر پر پڑا تھا، اس کا چہرہ خوفناک طریقے سے مڑا ہوا تھا۔ اس کے قریب خالی کپ پڑا تھا۔ میں فوراً اس کے پاس دوڑ کر گیا، پھر ڈاکٹر ایمنز کے خمیے تک دوڑا۔

"ڈاکٹر ایمنز! میں نے کہا۔" فوراً آ جاؤ۔"

"کیا ہوا؟" ڈاکٹر نے پاجامے میں باہر آتے ہوئے کہا۔

"میرے دوست۔ وہ بیمار ہے۔ مر رہا ہے۔ کیمومائل کی چائے۔ حسن کو کیمپ چھوڑنے نہ دینا۔"

ڈاکٹر فوراً ہمارے خمیے کی طرف دوڑ گیا۔ پائرو ویسا ہی پڑا تھا جیسے میں نے اسے چھوڑا تھا۔

"غیر معمولی،" ڈاکٹر ایمنز نے کہا۔ "لگتا ہے کہ دورہ پڑا ہے—یا—آپ نے کہا تھا کہ اس نے کچھ پیا؟" اس نے خالی کپ اٹھایا۔

"صرف میں نے اسے نہیں پیا!" ایک پر سکون آواز نے کہا۔

ہم نے حیرت سے مڑ کر دیکھا۔ پارو بستر پر بیٹھا تھا اور مسکرا رہا تھا۔

"نہیں،" اس نے نرمی سے کہا۔ "میں نے اسے نہیں پیا۔ جب میرا بھائی دوست ہیسننگز رات کی خاموشی کی تعریف کر رہے تھے، میں نے اس موقع کو غنیمت جانا اور اسے اپنے حلق میں نہیں، بلکہ ایک چھوٹے سے بوتل میں انڈیل دیا۔ وہ چھوٹی بوتل تجزیاتی کیمیا دان کے پاس جانے لگی۔ نہیں"—جیسے ہی ڈاکٹر نے یہ اچانک حرکت کی—"ایک عقل مند آدمی کی طرح، آپ یہ سمجھیں گے کہ تشدد کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جب ہیسننگز آپ کو لینے گئے تھے، میں نے بوتل کو محفوظ جگہ پر رکھ لیا تھا۔ جلدی کرو ہیسننگز، اسے پکڑو!"

میں نے پارو کی بے چینی کو غلط سمجھا۔ اپنے دوست کو بچانے کے لیے، میں فوراً ڈاکٹر ایمنز کے سامنے آگیا۔ لیکن ڈاکٹر ایمنز کی تیز حرکت کا کوئی اور مقصد تھا۔ اس کا ہاتھ اپنے منہ کی طرف گیا، کڑوے بادام کی خوشبو فضا میں پھیل گئی، اور وہ جھک کر گر پڑا۔

"ایک اور شکار،" پارو نے سنجیدگی سے کہا، "لیکن یہ آخری ہوگا۔ شاید یہی سب سے بہتر طریقہ ہے۔ اس کے سر پر تین اموات ہیں۔"

"ڈاکٹر ایمنز؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔ "لیکن پارو مجھے لگا تھا کہ آپ مافوق الفطرت اثرات پر یقین رکھتے ہیں؟"

"آپ نے میری بات غلط سمجھی، ہیسننگز۔ میری مراد یہ تھی کہ میں بد شگون کی طاقت پر یقین رکھتا ہوں۔ ایک بار یہ بات ثابت ہو جائے کہ ایک سلسلہ اموات کا

تعلق ماورائی قوتوں سے ہے، تو چاہے آپ اس شخص کو دن دھاڑے پھر اگھونپ دیں، پھر بھی وہ بد شگونئی ہی کے کھاتے میں جانے گا، کیونکہ ماورائی طاقت کا انسان کی زندگی پر اتنا گہرا اثر ہوتا ہے۔ مجھے پہلی بار ہی شک ہوا تھا کہ کوئی شخص اس فطری خوف کا فائدہ اٹھا رہا ہے۔ یہ خیال میرے ذہن میں آیا تھا اور میں نے سمجھا کہ یہ سب سر جان ویلارڈ کی موت سے شروع ہوا تھا۔ فوراً ایک بد شگونئی کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ جہاں تک میں دیکھ سکا، سر جان کی موت سے کسی کو فائدہ نہیں ہو رہا تھا، مگر مسٹر بلیبنر کا معاملہ مختلف تھا۔ وہ بہت دولت مند شخص تھا۔ نیویارک سے جو معلومات آتی تھیں، ان میں کئی اشارے تھے۔ شروع میں، یہ کہا گیا تھا کہ نوجوان بھتیجے روپرٹ بلیبنر نے کہا تھا کہ اس کا مصر میں ایک اچھا دوست ہے، جس سے وہ قرض لے سکتا ہے۔ یہ واضح تھا کہ وہ اپنے چچا کی بات کر رہا تھا، لیکن مجھے ایسا لگا کہ اگر وہ اپنے چچا کی بات کرتا تو وہ صاف کہتا۔ اس کے الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کسی اپنے قریبی ساتھی کی بات کر رہا تھا۔ ایک اور بات یہ تھی کہ اس نے مصر جانے کے لیے کافی پیسہ اکٹھا کیا تھا، اور جب اس کے چچا نے اسے ایک پائی دینے سے انکار کر دیا، تب بھی وہ نیویارک واپس جانے کا کرایہ ادا کرنے کے قابل تھا۔ کسی نے اسے پیسہ قرض دیا ہوگا۔"

"یہ سب وجوہات بہت کمزور ہیں،" میں نے اعتراض اٹھایا۔  
 "لیکن اور بھی وجہ تھی۔ ہیسٹنگز، ایسی باتیں اکثر کہی جاتی ہیں جو کہ مجازی معنوں میں ہوتی ہیں، مگر لوگ انہیں لفظی طور پر لے لیتے ہیں۔ اور بعض اوقات یہ الٹا بھی ہو سکتا ہے۔ اس معاملے میں، وہ الفاظ جو لفظی طور پر کہے گئے تھے، انہیں مجازی طور پر سمجھا گیا۔ نوجوان بلیبنر نے صاف لکھا تھا۔ 'میں ایک کوڑھی ہوں،' لیکن کسی نے یہ

نہیں سمجھا کہ وہ یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ اس نے خود کشی اس لیے کی کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ اسے کوڑھ جیسی بھیانک بیماری لگ چکی ہے۔"

"کیا؟" میں نے حیرانی سے پوچھا۔

"یہ ایک شیطانی ذہن کی چال تھی،" پائرو نے کہا۔ "نوجوان بلیبنز کو کوئی معمولی جلد کی بیماری تھی، جو جنوبی سمندری جزائر میں رہنے والوں کو ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ایمنز اس کا پرانا دوست تھا اور وہ کبھی اس کے بارے میں شک نہیں کرتا تھا۔ جب میں یہاں آیا، تو مجھے لگا کہ ہارپر اور ڈاکٹر ایمنز کے درمیان کچھ اختلافات ہیں، لیکن جلد ہی میں نے سمجھ لیا کہ صرف ڈاکٹر ہی ان جرائم کا مرتکب ہو سکتا ہے اور اسے چھپانے میں کامیاب بھی ہو سکتا ہے۔ ہارپر نے مجھے بتایا کہ وہ نوجوان روپرٹ بلیبنز سے واقف تھا۔ یہ ممکن ہے کہ بوڑھے بلیبنز نے کبھی اپنی زندگی کا بیمہ ڈاکٹر کے حق میں کرایا ہو، یا پھر وصیت کی ہو۔ ڈاکٹر نے اپنی دولت حاصل کرنے کا موقع دیکھا۔ اس کے لیے بلیبنز کو مہلک جراثیم دے کر مار ڈالا۔ پھر نوجوان روپرٹ بلیبنز، اپنے دوست سے موصول ہونے والی خوفناک خبر سے دل شکستہ ہو کر خود کشی کر بیٹھا۔ بلیبنز صاحب کے ارادے کچھ بھی ہوں، انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی تھی۔ ان کی دولت ان کے بھتیجے کو ملنی تھی اور پھر وہ دولت ڈاکٹر کے پاس جانے لگی۔"

"اور مسٹر شائپر؟"

پائرو نے کہا۔ "ہم پورے یقین سے نہیں کہہ سکتے، لیکن وہ بھی نوجوان روپرٹ بلیبنز کو جانتا تھا، اور شاید کچھ شک محسوس کیا ہو۔ یا پھر ڈاکٹر ایمنز نے سوچا ہو کہ ایک اور بے معنی موت توہمات کو مضبوط کرے گی۔ ایک اور بات، ہیسٹنگز، میں آپ کو ایک نفسیاتی حقیقت بتاؤں گا۔ ایک قاتل کو ہمیشہ اپنے جرم کو دوبارہ کرنے کی خواہش ہوتی ہے، کیونکہ اس کے خیال میں وہ اپنے عمل کو اور بہتر بنا رہا ہوتا ہے۔"

اس لیے مجھے نوجوان سرگائی و لیارڈ کے بارے میں خوف ہے۔ وہ کتے یا بھیڑیے کی شکل، جو آپ نے آج رات دیکھی تھی، وہ حسن تھا، جسے میری ہدایات پر تیار کیا گیا تھا۔ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا میں ڈاکٹر ایمنز کو ڈرا سکتا ہوں، لیکن اسے ڈرا دینے کے لیے صرف ماورائی یا غیبی چیزوں سے کام نہیں چلتا تھا۔ میں جانتا تھا کہ وہ میری مافوق الفطرت عقیدت کی مجلسازی سے متاثر نہیں ہوگا۔ جو چھوٹی کامیڈی میں نے اس کے لیے تیار کی تھی، وہ اسے بے وقوف نہیں بنا سکی۔ مجھے شک تھا کہ وہ مجھے اگلا شکار بنانے کی کوشش کرے گا۔ لیکن، یہ تعنیتی ریگستانی مقام! اس گرمی کی شدت اور ریت کی تکالیف کے باوجود میرے چھوٹے چھوٹے خاکی خلیے اب بھی کام کر رہے تھے!"

پارو کے خیالات بالکل درست ثابت ہوئے۔ کچھ سال پہلے، نوجوان روپرٹ بلیبنر نے نشے کی حالت میں مذاق کرتے ہوئے ایک وصیت لکھی تھی، جس میں اس نے کہا تھا۔ "جو سگریٹ کائیس تمہیں بہت پسند ہے، اور وہ سب کچھ جو میری موت کے بعد تمہیں ملے گا، زیادہ تر قرضے ہوں گے، میرے اچھے دوست ڈاکٹر ایمنز کے لیے، جس نے کبھی میری زندگی ڈوبنے سے بچائی تھی۔"

یہ معاملہ جتنا ممکن ہو سکا، دبایا گیا، اور آج بھی لوگ بادشاہ مین ہررا کے مقبرے سے جڑے عجیب و غریب اموات کے سلسلے کو ایک قدیم بادشاہ کی اپنے مقبرے کی بے حرمتی کرنے والوں سے انتقام کی علامت سمجھتے ہیں۔ لیکن، جیسا کہ پارو نے مجھے سمجھایا، یہ خیال مصری عقیدے اور سوچ کے بالکل خلاف ہے۔

اختتام۔۔۔۔۔



## پیش لفظ

قدیم تہذیبوں کے اسرار ہمیشہ انسان کو اپنی جانب کھینچتے رہے ہیں، مگر بعض راز وہ ہوتے ہیں جنہیں کبھی نہیں چھیڑنا چاہیے۔ "اہرام مصر کا راز" ایک ایسا ہی قصہ ہے، جہاں تاریخ کی دبیز تھوں میں چھپے خوفناک سائے اچانک زندہ ہو جاتے ہیں۔ جب ایک مہم جو اور اس کے ساتھی ایک پراسرار مقبرے میں قدم رکھتے ہیں، تو ان کے سامنے ایک ایسی حقیقت آتی ہے جو صرف کہانیوں اور ماضی میں سنی گئی تھی۔ کیا یہ محض اتفاق تھا، یا واقعی کسی مردہ بادشاہ کی روح ان پر قبر بن کر ٹوٹ پڑی؟

مشہور جاسوسی مصنفہ "اگا تھا کر سٹی" کی اس داستان میں موت کی سرگوشیاں، پراسرار اموات، اور ناقابل یقین سازشیں ہر موڑ پر قاری کو حیران کر دیتی ہیں۔ ایک ایسا سفر جہاں ہر قدم پر خوف سانس لیتا ہے، اور ہر دروازے کے پیچھے ایک نئی دہشت منتظر ہے۔ کیا عقل اور منطق قدیم بدشگونئی کے سامنے ٹک سکیں گی؟ یا پھر وقت کی ریت میں سب کچھ دفن ہو جائے گا؟

مترجم : مظہر حسین

ایم اے (بین الاقوامی تعلقات)

0312-2433707

مونسٹیر پائرو	ڈیٹھو ایجنسی :
ہیٹنگز	ڈیٹھو ساتھی :
مین ہررا	بادشاہ :
سرجان ولیارڈ	مقتول :
لیڈی ولیارڈ	مقتول کی بیوی :
مسٹر بلیمنز	مقتول ساتھی :
نوجوان روپرٹ بلیمنز	مقتول ساتھی بھتیجا :
سرگانی ولیارڈ	مقتول کا بیٹا :
حسن	مقتول کا نوکر :
لارڈ کارنارون	ساتھی :
ڈاکٹر ٹاس ویل (برطانوی میوزیم کا چھوٹا افسر)	دیگر ارکان :
مسٹر شائیدر (نیو یارک کے میٹروپولیٹن میوزیم)	دیگر ارکان :
مسٹر ہارپر (نوجوان امریکی سکریٹری)	دیگر ارکان :
ڈاکٹر ایمنز	دیگر ارکان :